## مسیحی شادی ایکٹ اور طلاق ایکٹ پر ایک روزہ سیمینار

مسیحی شادی ایکٹ مجریہ ۱۸۸۲ء اور مسیحی طلاق ایکٹ مجریہ ۱۸۶۹ء یعنی "مسیحی شادی بیاہ اور طلاق کے ۱۲۶ سال پُرانے قوانین میں عصری تقاضوں کے مطابق ترامیم کی سفارشات مرتّب کرنے کے لیے ادارہ امن و انصاف (لاہور و کراچی) کے تعاون سے ایک روزہ سیمینار ۲۰ مئی ۱۹۹۵ء کو گلاہور میں منعقد ہوا۔ سیمینار میں ادارہ امن و انصاف لاہور کے چیئرمین چوہدری نعیم شاکر کا مجوزّہ مسودہ مسیحی شادی ایکٹ پیش کیا گیا جس میں شرکاء نے مناسب ترامیم اور سفارشات پیش کیں"، تاہم سیمینار کے صدر نشین فادر یوسف مانی وکر جنرل آرچ ڈایوسیس لاہور نے اپنے خطاب میں کہا کہ "اس سیمینار کے بعد ایک اور مجلسِ مشاورت کی ضرورت ہوگی جس میں فائنل مسوّدہ مرتّب کر کے پیش کیا جائے اور اس مجلسِ مشاورت میں ہر معلوم چرچ کے صرف نامزد مندوبین ہی شریک ہوں تاکہ مسوّدہ کو آخری شکل دی جا سکے۔" (پندرہ روزہ "شاداب"، لاہور —— ۱۵-۳۱ مئی ۱۹۹۵ء)

## دفعہ ۲۹۵-سی میں مبیّنہ ترمیم پر ردِ عمل

[ماہنامہ "کلامِ حق" پاکستان میں راسخ العقیدہ مسیحیّت کا داعی ہے۔ گزشتہ آٹھ ماہ اس کی اشاعت معطّل رہی۔ ماہ جون ۱۹۹۵ء کا شمارہ بھی تاخیر سے شائع ہوا ہے۔ اس شمارے میں ادارے نے دفعہ ۲۹۵ - سی میں مبیّنہ ترمیم پر مسیحیوں اور مسلمانوں کے ردعمل پر اظہارِ خیال کیا ہے۔ اس کے ساتھ الگ تبصرے میں جناب ٹی- ناصر صاحب نے جون ۱۹۹۵ء کی ملک گیر ہڑتال (جو دینی جماعتوں کی اپیل پر ہوئی) کے پسِ منظر میں ۲۹۵- سی کی تشریح کی ہے جو "قانونی" تو ہرگز نہیں، البتّہ واعظانہ انداز ترغیب و ترہیب کا ایک دلچسپ نمونہ ہے۔ ادارہ "کلامِ حق" کے شکریے کے ساتھ دونوں تحریریں نقل کی جاتی ہیں۔ مدیر]

### اداریہ "کلامِ حق"

"جب سے سلامت مسیح اور رحمت مسیح دفعہ ۲۹۵- سی کی خلاف ورزی کے الزام سے بری ہوئے ہیں، علماء اسلام میں بہت بے چینی پائی جاتی ہے اور حکومت کی طرف سے اس قانون میں ترمیم کے مبیّنہ اعلان کے بعد ہر روز ہمارے علماء کرام جذباتی بیان بازی کر رہے ہیں۔ ادھر کچھ مسیحی اس مبیّنہ ترمیم کے حق میں اندرون و بیرونِ ملک کوشاں ہیں۔ ہماری نظر میں دونوں فریق اپنے اپنے ردِعمل میں غلط ہیں۔ قانون توہینِ رسالت نہ صرف تعزیراتِ پاکستان کا حصّہ ہے، بلکہ یہ قانون کسی پاکستانی حکومت